۱/۳

ریاض اکبر

Cultural Academy

ان من الشعر لحکمة

ریاض اکبر

مصنفہ

شاعر ہمدان عالیجناب اکبر علیخانصاحب اکبر

مندوزی بنیہ جناب غلام رسول خانصاحب جمعدار مرحوم نمک خوار

قدیم دولت آصفیہ تلمیذ عالیجناب حضرت بیکش تھانوی مدظلہ

باہتمام خاکسار داد

در مطبع اعظمی واقع بازار کسارہٹہ عہدہ آباد دکن طبع شد

محمد مومن علی نوشت

اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوجنے والا ہون اکبر مین اوسی اللہ کا
جسکے آگے ایک ہے رتبہ گدا و شاہ کا

تو ہی دکھلائے تو ہاتھ آئیگا راہِ مستقیم
کوئی ہادی ہو نہین سکتا کسی گمراہ کا

خاکساری کیون نہو کھئے تو اب مجکو پسند
آدمی کب ہے وہ جو خواہان ہو حب جاہ کا

عرش تک آتی ہے کھنے تجھسے میرا حالِ دل
حوصلہ تو نے بڑہایا ہے یہ میری آہ کا

راتدن دیتا ہے سبکو تیری ہستی کا ثبوت
یہ نکلنا اور چھپ جانا بھی مہر و ماہ کا

کب سہارا غیر کا اچھا ہے تیری راہ مین
کچھ بھروسا ہی نہین ہمکو کسی ہمراہ کا

بخشوائینگے گنہ اکبر انھین سے حشر مین
ہاتھ سے دامن نہ چھوڑینگے رسول اللہ کا

کس زبان سے مین کرون کھئے پیمبر کی ثنا
خود خدا فرماتا ہو جب اپنے دلبر کی ثنا

چار یارون کا ہون بندہ راندۂ ابلیس ہون | ہے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کی ثنا
نور عین مرتضیٰ ہین حضرت زہرا کی جان | کر ہمیشہ دل سے تو شبیرؓ و شبرؓ کی ثنا
کربلا کے سب شہیدون کا بھی ہین مداح ہون | لب پہ ہے اب قاسمؓ و عباسؓ و اکبرؓ کی ثنا

منہ مین جب تک یہ زبان گویا ہے اے اکبر تری
کر ادا جو ہو سکے تجھسے پیمبرؐ کی ثنا

نہ یون مجھ پہ جور و جفا کیجیے گا | صنم کچھ تو خوف خدا کیجیے گا
جفا کیجیے یا وفا کیجیے گا | جو دل چاہے اے مہ لقا کیجیے گا
جو ظاہر مین ہو خوف بدنامیون کا | تو پوشیدہ آکر ملا کیجیے گا
جفا کیجیے ہم ہین قابل جفا کے | رقیبون سے صاحب وفا کیجیے گا
ستم کے اٹھانے کے خوگر ہین ہم بھی | لو آؤ ہمین پر جفا کیجیے گا
ہزارون کیے آپ نے جھوٹے وعدے | کسی ایک کو تو وفا کیجیے گا
بہت آپ پچھتائینگے حضرت دل | بتون پر نہ شیدا ہوا کیجیے گا

کبھی تو رہو جا کے اکبر کے گھر مین
کسیدن تو اوسکا کہا کیجیے گا

وہ ہونا ناز سے مائل کسی کا | وہ آگے بڑھکے دینا دل کسی کا
سزا اسکی خدا سے پاؤ گے تم | کیا برباد تمنے دل کسی کا
نہ منہ کو پھیر کر جاؤ ادھر سے | لیے جاؤ ہے حاضر دل کسی کا

کرو جور و ستم اب دل پہ ہر دم — ملا ہے مفت تمکو دل کسی کا
یہ مانا غیر بھی رکھتا ہے اک دل — مگر مجھسا کہان ہے دل کسی کا
نہ ٹھکراتے ہوئے لے جائیگا — بہت نازک ہے ایجان دل کسی کا
غضب ہے کہتے ہین سب سے یہی وہ — ہمارے پاس ہے اک دل کسی کا

اگر بوسہ نہ تم اکبر کو دو گے
نہ ہاتھ آئیگا تمکو دل کسی کا

اغیار کو محفل مین بلانا نہین اچھا — دل عاشق مضطر کا دکھانا نہین اچھا
کاکل رخ روشن پہ جمانا نہین اچھا — اس گنج پہ کالون کا بیٹھانا نہین اچھا
ڈرتے رہو آہون سے فلک ٹوٹ پڑیگا — عشاق کا ناحق تو ستانا نہین اچھا
دو دشمن بدخو کو نہ تم بھول کے بوسے — مکار کو منہ اتنا لگانا نہین اچھا
للہ دکھادے رخ زیبا ہمین ظالم — منہ عاشق بیکس سے چھپانا نہین اچھا
ارمان نکلنے دے مرے دل کا فلک کچھہ — اتنا بھی شب وصل ستانا نہین اچھا
پچھتاؤگے ایجان جہان مان لو کہنا — گھر غیر کے ہر وقت کا جانا نہین اچھا
مرجاؤنگا جسوقت بہت یاد کروگے — ایجان جہان اتنا ستانا نہین اچھا
ہوتا ہے بہت رنج محبت مین بتون کی — سچ تو ہے کبھی دل کا لگانا نہین اچھا
موسم ہے جوانی کا خریدار بہت ہین — اے رشک قمر بام پہ آنا نہین اچھا
کرتا ہے نصیحت تو عبث ناصح نادان — اس آتش الفت کا بجھانا نہین اچھا

جان دینگے ہزاروں لب رنگیں پہ تمہارے
ایجان جہاں پان کا کھانا نہین اچھا

مرجائینگے عاشق ترے یہ دیکھ کے سچ ہیچ
آتنا رخ زیبا کو بنانا نہین اچھا

دل خون ہوئے جاتے ہین پستے ہین جگر بھی
مینہدی کف نازک مین لگانا نہین اچھا

اکبر کی یہ تربت ہے نہین غیر کا مدفن
ایجان جہان اسکا مٹانا نہین اچھا

جو باتوں باتوں مین کل مجھسے وہ شیرین سخن بگڑا
نئے ہی گل کھلے جسوقت وہ غنچہ دہن بگڑا

جبھی تک لطف ہے گلشن مین جبتک گل مہکتے ہین
جو توڑے پھول گلچین نے تو پھر رنگِ چمن بگڑا

بچو گھاتوں سے دیو نفس کی کھتا ہوں مین ای دل
سلیمان بن ہی بیٹھے گا اگر یہ اہرمن بگڑا

جہان مین جو کچھ آتا ہے سکھانے ہی سے آتا ہے
نکی جب تربیت انسانکو تو اوسکا چلن بگڑا

نہین چھپے ہین ابتک اے سمن بر تیرے رخسارے
یونہین بیوجہ مجھسے مار زلف پُرشکن بگڑا

سرورمی تھا آنکھونمین جبھی تک لطف وصلت تھا
لنشہ اوس مغبچے کا جب لگا ہونے ہرن بگڑا

غضب کرتے ہو اکبر کو بُرا کہتے ہو غیرون مین
کسیکا کچھ نہ بگڑا پر تمہارا تو دہن بگڑا

زیارت کو اگر جانا قدم وان سے نہ سرکانا
مدینے مین پہونچکر اے دلا بہتر ہے مرجانا

بجز اس کام کے اُنکو نہین کچھ کام آتا ہے
مرے مرقد پہ ہنسکر ایک بجلی سی گراجانا

خبر اپنی نہو جسکو سنے گا کیا تری ناصح
کسی دیوانے کو کیا سود دیگا تیرا سمجہانا

جہانکے جسقدر چھوٹے بڑے ہین اور عالم ہے
نہ وہ ظاہر کی الفت ہے نہ الطاف بزرگانا

بنیگی کسطرح اوس سے بتاؤ تم ہی ای یارو
اوسے منظور خاطر ہے جہان سے تیر اٹھانا

لگایا دل کسی سے کیا اک آفت آگئی سر پر
بلائے ناگہان سمجھو نہ کیونکر دل کا آجانا

بہت سے شاہ ہین لیکن وہ سب محتاج ہین تیرے
مرے جان زیب دیتا ہی تجھے تاجِ ملوکانا

تو جب آتا ہے لے ظالم ستم ڈہاتا ہی آتا ہے
دل اکبر جلاتا ہے ترا ہنسکر چلا جانا

اوسکو اکبر نہ دل دیا ہوتا
اس سے بہتر تھا مر گیا ہوتا

پھر نظر آتا کچھہ نہ نیک و بد
بند کر آنکھہ سو رہا ہوتا

قول جو وان سے کرکے آیا تھا
اوسکو پورا یہان کیا ہوتا

عشق بازی کی رمز سے ایدل
پہلے واقف تو کچھہ ہوا ہوتا

بخشنے جانیکی تھی یہی صورت
کچھہ گنہ کرکے رو دیا ہوتا

عشق کا پہچے نام لینا تھا
خاک مین پہلے مل گیا ہوتا

گر گنہ بھی ہوا تھا اکبر سے
بخشتے تم تو کیا برا ہوتا

از ازلِ احد جو قالب آدم مین آرہا
آدم سے پھر وہ کہئے تو کیونکر چھپا رہا

سب زندگی کے جھگڑے ہین تیری زیست تک
دنیا سے جب تو اوٹھ گیا دنیا مین کیا رہا

اس کر و فر پہ اپنی نہ نازان ہو اے عزیز
جب بو لتا نکل گیا مردہ پڑا رہا

مین نے فراق یار مین کیا کیا نہین گیا
مسکن کو اپنے چھوڑ کے صحرا مین جا رہا

وہ کام کر یہان جو وہان پر بھی آئے کام
اکبر خیال خام عبث کیون پکار رہا

کب داغ ہجر اس دل نالان مین رہگیا
دھبا تھا ایک ماہ درخشان مین رہگیا

صحرا سے جب مین کوچہ جانان کو پھر چلا
دامن الجھ کے خار بیابان مین رہگیا

جسکو یگانہ سمجھا تھا وہ آج غیر ہے
دل جا کے میرا زلف پریشان مین رہگیا

اصلا نہین ہے غم مجھے کچھ اپنے قتل کا
دھبہ لھو کا یار کے دامان مین رہگیا

اکبر نہ آیا وہ بت وعدہ خلاف ہاے
سر پیٹتا ہی مین شب ہجران مین رہگیا

مجھ خستہ جان سے دور جو اپنا وطن ہوا
دل غم سے پھر نہ لایق سیر چمن ہوا

دوری مین تیری اے گل رعنای باغ حسن
گلشن تھا پہلے ابتو بیابان وطن ہوا

تکیہ ہے مجکو خالق اکبر کی ذات پر
کچھ غم نہین حریف جو چرخ کہن ہوا

ہمکو تو بعد رنج کے راحت ہوی نصیب
سینے پہ داغ کھانے سے تن گل بدن ہوا

ویران ہوا تھا باد خزانی سے ای بہار
آباد تیرے فیض سے پھر یہ چمن ہوا

اعجاز اسکو سمجھون یا معجزہ کوئی
کہایا جو پان لب ترا لعل یمن ہوا

ملتا نہین حسین کوئی کیا اسکو دوسرا
دیوانہ بت کے عشق مین کیون ہمن ہوا

جز ہجر کے وصال میسر نہین کبھی
حاصل ہمین تو عشق مین رنج و محن ہوا

خط ستم سے تیرے ہزارون ہین گل کھلے
سر سبز آج پھر مرا باغ کہن ہوا

اب ہجر یار مین یہی اکبر کا حال ہے
جو دل کہ عیش خانہ تھا بیت الحزن ہوا

غیر کے جاتا ہے گھر چھوڑ کے یہ گھر اپنا
دشمن جان ہوا ہے دل مضطر اپنا

سخت جان عاشق مضطر ہے کٹیگا نہ گلا
تیز رکھنا ذرا اوسوقت مین خنجر اپنا

خوف ہے مجکو کلائی کا بہت نازک ہے
ہاتھ سے رکھ تو ذرا دیجیے خنجر اپنا

دفن ہون اس مین و یا اسمین مرین دو نا ہم کے
یہ زمین اپنی ہے اور ہے وہ سمندر اپنا

فرصت اتنی نہ ملی ساتھ جو لیتا کچھ بھی
چلدیا چھوڑ کے آئینہ سکندر اپنا

تونے دیکھا نظر مہر سے جب دم مجکو
جھلملانے لگا پھر چرخ پہ اختر اپنا

چین آتا ہے کہین اور نہ یہ دل لگتا ہے
حال اب کس سے کہون جا کے مین اکبر اپنا

برہم ہر ایک طرح سے وہ فتنہ گر ہوا
کہنے کا ایک بھی نہ ہمارے اثر ہوا

قدرت خدا کی ہے وہ جمال صنم کا نور
خجلت سے جسکی ابر مین پنہان قمر ہوا

اللہ کیا کرون مین وہ تھی کونسی گھڑی
کیا دل لگا کہ اور مجھے درد سر ہوا

آیا نہ چین مجکو کسی طرح عشق مین
جب دل کی آگ کم ہوی درد جگر ہوا

اکبر کرو نہ چلکے یہ جان حزین نثار
سنتے ہین آج تمسے وہ کچھ باخبر ہوا

آکے جب وہ شوخ میرے گھر سے باہر ہوگیا
قابل افشا نہین جو صدمہ دل پر ہوگیا

کیا چمن بندی ہے ظالم تیغ ابرو مین تری
زخم تن ایسے کھلے پھولونکا زیور ہو گیا

تیری فرقت مین صنم روتا ہون مین وہ پھوٹ کر
پھلے آنسو تھے کبھی اب تو سمندر ہو گیا

کسطرح لیجائیگا پیغام بر نامہ مرا
ہجر کی حالت جو لکھی ایک دفتر ہو گیا

وصل مین ہمنے جو سونگھی اوسکی زلف عنبرین
بوے گیسو سے مشام جان معطر ہو گیا

جب تصور مین در دندانکے مین رونے لگا
اشک جو آنکھون سے نکلا صاف گوہر ہو گیا

لیلی گیسو جانان کا ہون مین بھی مبتلا
حال میرا اور مجنون کا برابر ہو گیا

رحم آتا ہی نہین ہے میرے حال زار پر
میری جانب سے کلیجا اوسکا پتھر ہو گیا

اللہ اللہ رے صفائی عارض شفاف کی
دیکھکر صورت تری آئینہ ششدر ہو گیا

کرتا ہے وہ آئنہ رو آجکل کچھ ذکر وصل
اب تو مین بھی بخت کا اپنے سکندر ہو گیا

شیخ نے بھروپ بدلا ہے نیا اے واہ واہ
چار ابرو کو صفا کر کے قلندر ہو گیا

پاس وہ ظالم اگر آیا تو کھدون گا کبھی
تیری الفت مین مرا ایسا حال ابتر ہو گیا

تیرا رخ پھرتے ہی اب سب میرے دشمن بنگئے
قتل کرنیکو مرے ابرو بھی خنجر ہو گیا

فرقت جانانکا اکبر حال کچھ ہمسے نہ پوچھ
کثرت رنج والم سے ایک لشکر ہو گیا

کیا کہون مین مجکو کیا کیا غم رہا
زندگی سے دل میرا برہم رہا

رو نہین سکتا ہون ڈر سے خلق کے
اشک یون آکر مژہ پر تھم رہا

غم نہین مجکو ہوا اسکے سوا
تیری دوری کا تو بیشک غم رہا

روز و شب مجکو بھی ہے اب قلق
جا کے قاصد کیون وہان پہ جم رہا

کیا کہون اکبر شب دوری کا حال
رات بھر گھر مین مرے ماتم رہا

پھر بھی صاحب راز سربستہ عیان ہو جائیگا
زلف بکھریگی تو سب ہم جہان ہو جائیگا

چھپکے افشان بام پر جب آئیگا وہ مہ جبین
اک زمین پر اور پیدا آسمان ہو جائیگا

رعب حسن یار سے نکلی نہ منہ سے ایک بات
کب خبر تھی یہ دہن بھی بے زبان ہو جائیگا

اوسکی ناراضی کا ہمکو کچھ تردد ہی نہین
آج وہ دشمن ہے کل پھر مہربان ہو جائیگا

خوبیان فردوس سے بڑھکر ہین کوچہ مین ترے
پیر صد سالہ جو آئیگا جوان ہو جائیگا

اپنے ہی دم سے ہے نظارہ گل و بلبل کا سب
ہم نہونگے سب خزا رنگ چمن ہو جائیگا

لائیگا تشریف جسدم میرے گھر وہ رشک حور
باغ جنت سے سوا میرا مکان ہو جائیگا

ہنسکے تم دو پھول جب رکھدوگے تربت پر مری
زیر مرقد میرا لاشا شادمان ہو جائیگا

اسقدر لاغر ہوا ہے آپکا بیمار غم
ہے یقین اب چشم مردم سے نہان ہو جائیگا

کیا ہوا ہمکو جو پہنچاؤگے کوئی تازہ غم
غمکدے مین آکے وہ بھی مہمان ہو جائیگا

خون اکبر ہے چھپائے سے نہین چھپنے کا یہ
آج پوشیدہ کیا کل پھر عیان ہو جائیگا

کچھ ڈر ہے حشر کا نہ فشار مزار کا
مجکو بھروسا ہے اوسی پروردگار کا

بد رنگ گل ہین دیکھکے رخسار یار کا
کیا سامنے کرے کوئی اوسکے عذار کا

سینہ پہ ہاتھ رکھکے ذرا دیکھ لو تمہین — پوچھو نہ حال مجھسے دل بیقرار کا
نام خدا جوان ہوا طفلی سے وہ صنم — اب گل کہلینگے آگیا موسم بہار کا
کاندہا میرے جنازے کو دیکر کسی نے آج — رتبہ بڑہا دیا میرے مشت غبار کا
مرنیکے وقت آگیا بالین پہ وہ صنم — ارمان نہین رہا مجھے دیدار یار کا
ہاتھ آیا کیا صبا ترے ناحق جو تونے اب — گُل کر دیا چراغ ہمارے مزار کا
اختر شماری ۔ درد جگر ۔ یادِ جانِ جان — کیا کیا مزا بیان کرون انتظار کا
عالم نے ٹھوکرون سے اوڑایا مرا مزار — کیا خاک اب پتا لگے مشت غبار کا
سب کاٹ ہین غلط کسی ابرو کے سامنے — شہرہ ہے آج خلق مین اک تیغ یار کا
پیغام دیرہی ہے ہر اک سو یہی نسیم — گرہ — جوبن اُبھار پر ہے عروس بہار کا
انصاف شرط ہے نہین اسمین دروغ کچھ — پیدل کریگا سامنا کیون کر سوار کا

اکبر کو اسطرح کیا برباد چرخ نے
ملتا نہین نشان بھی اوسکے مزار کا

نور احمد جب کہ پیدا ہوگیا — راز مخفی سب ہویدا ہوگیا
دیکھکر زلف پریشان یار کی — مثل مجنون مجکو سودا ہوگیا
آپ چھپکر جب گئے غیرونکے گھر — اپنے بیگانون مین چرچا ہوگیا
چین پاتا ہی نہین بے یار کے — میرے دل کا اب یہ نقشا ہوگیا
دیکھکر روئے منور آپ کا — پھر دل دیوانہ شیدا ہوگیا

دیکھ لیتا اُنکو تھا رخ پر نقاب
دید کا حائل یہہ پردہ ہو گیا

میرے دل کی دیکھتا ہے وہ تڑپ
اوس ستمگر کو تماشا ہو گیا

جا پھنسا زلف چلیپا مین عبث
بیٹھے بیٹھے دل کو سودا ہو گیا

کچھ فقط مین ہی نہین عاشق ہوا
جسنے دیکھا تجکو شیدا ہو گیا

مر گیا عاشق تو ٹھنڈک پڑ گئی
آج پورا اونکا منشا ہو گیا

دل مین زاہد کے بھی ہے یاد صنم
لیجیے کعبہ کلیسا ہو گیا

کیا در اندازی کرینگے غیر اب
وصل کا اُن سے پکا ہو گیا

کیون چھپاتے ہو اجی جانے بھی دو
حال سب مجہپر ہویدا ہو گیا

آج زاہد سے چلی مسجد مین خوب
بات کیا تھی کتنا جھگڑا ہو گیا

گھر مین اکبر کے نہ آیا وہ صنم
گذری مدت ایک عرصا ہو گیا

ہوا رونق فزا جب تخت پر شاہ دکن اپنا
خوشی مین آکے بلبل نے کہا ہند اور چمن اپنا

کرین کیا شکر نعمت شاہ کا اب تم ہی فرماؤ
نہ اس قابل ہی ہم ہین اور نہ ہی ہرگز دہن اپنا

ملازم شاہ کے ڈرتے نہین میدانمین آنیسے
کھو دشمن سے دکھلائے نہ ہمکو بانکپن اپنا

طریق عشق مین بتخانہ کعبہ ایک ہین دونون اگر
یہہ کیا جھگڑا لیے آتے ہین شیخ و برہمن اپنا

کہا مین نے خدا کی شان ہو تم آئینہ لے کر
لگا منہ دیکھنے حیرت سے وہ غنچہ دہن اپنا

پس مردن بھی آکر قبر کو چھانے گا تیرون سے
بنائیگا ہمین تو وہ بت ناوک فگن اپنا

شب وعدہ وہ آیا بھی تو کچھ ایسا مزا آیا
دکھائی سادگی مین نے تو اوسنے بانکپن اپنا

خداوندا بچانا وقت مردن نفس سرکش سے
کھڑا ہے راستہ روکے ہوئے یہہ راہزن اپنا

صبا کہدے تو جا کر باغبان سے کیا کرین اگر
قفس مین داغ دکھانے سے ہوا سب تن چمن اپنا

دعا اکبر یہہ کرتا ہے خلوص قلب سے ہر دم
خدا آباد رکھے حشر تک ملک دکن اپنا

یار خوگر ہے کج ادائی کا
صبر ہمکو نہین جدائی کا

بے سمجھے کیا ہین یہہ بت خدا معلوم
دعوی کرتے ہین کبریائی کا

باوفا جب نہین حسینون مین
کیا بھروسا پھر آشنائی کا

بے وفا ہین حسین زمانے کے
کام کرتے ہین بے وفائی کا

مے بھی پیتے ہین حضرت واعظ
اور پھر دعوے پارسائی کا

اب وفا اٹھگئی زمانے سے
کیا کرین شکوہ بے وفائی کا

مرہی جائیگا عاشق مضطر
دن نہ آئے تری جدائی کا

بخشدے سب گنہ تو اکبر کے
صدقہ یارب تری خدائی کا

وصف جب لکھتا ہون مین اس یار کی تصویر کا
رنگ ہی کچھ اور ہوتا ہے مری تحریر کا

ہے خموشی مین صنم یہہ حال مجھ دلگیر کا
اک جہانکو ہے گمان مجھپر کسی تصویر کا

قدسیان چرخ کہتے ہین یہی اب دیکھکر
رنگ عالم سے نرالا ہے تری تصویر کا

کردیا بار گنہ نے اسقدر اب ناتوان — زانو غم سے نہین سر اٹھتا مجھ دلگیر کا
بنتے ہین لاکھون ہی دل آ آکے صید نیمجان — شوق جب سے ہوگیا ہے یار کو نخچیر کا
لاکھ تدبیرین کرو ممکن نہین اس کا علاج — پیش آتا ہے جو ہو لکھا ہوا تقدیر کا
جس نے دیکھا اک نظر بس دل سے شیدا ہوگیا — تیری آنکھون مین صنم کیا نقش ہے تسخیر کا
آہ عاشق کو مریجان کھیل ہو سمجھے ہوے — اب کہان ہینگے اثر ہم آہ کی تاثیر کا
اک نگہ کے ساتھ لاکھون دلمین پیکان گڑ گئے — یہ نیا انداز ہے او شوخ تیرے تیر کا
ہوتا زندہ عہد مین تیرے صنم گر سامری — سحر اوسپر بھی اثر کرتا تری تقریر کا
بعد مردن گر نکالا بھی احبا نے تو کیا — رہگیا دل مین نشان میرے کسیکے تیر کا
بعد مردن بھی بھلتا ہی نہین حورونمین دل — جم رہا ہے دلمین نقشہ اک بت بے پیر کا
زندہ رہتے گر جہانمین رستم و اسفندیار — مان جاتے وہ بھی لوہا یار کی شمشیر کا

دل جلی کرتا ہے باتین راتدن اکبر جو تو
یہ تو کہدے ہے اثر یہ کونسی تقریر کا

دل کے آئینہ مین خدا دیکھا — ہمنے جو دیکھا وہ بجا دیکھا
ہمنے اُس بت کو بے وفا دیکھا — عشق کرنے کا یہ مزا دیکھا
کوئی نکلا نہ باوفا اے دل — جسکو دیکھا سو بے وفا دیکھا
نہین ملتا ہے کوئی بے مطلب — سب کو مطلب کا آشنا دیکھا
لے چلے یہان سے حسرت و ارمان — آکے دنیا مین ہمنے کیا دیکھا

عشق کا ہے ثمر پریشانی
اُنکی صورت نکیون نظر آتی
اُسکو لانا زبان پر ہے عبث

جسکو دیکھا ہے بے نوا دیکھا
دل کا آئینہ باجلا دیکھا
گر بہلا دیکھا یا برا دیکھا

کیون نخوشاد روح اکبر کی
نور احمد کو جابجا دیکھا

ستم کش پہ نہ تم بیداد کرنا
خدا کو منہ دکھانا ہے کسی دن
نہ پھولو شاخ گل پہ بلبلو یون
سوال وصل پر بولے وہ ہنسکر
پس مردن جو آجائے کبھی ذکر
کسی دن آینگے اوبت ترے کام
بہت بھاری نہ پہنا طوق و زنجیر

جہان تک ہو سکے امداد کرنا
سمجھکر اے بتو بیداد کرنا
خزان کو بھی ذرا کچھ یاد کرنا
سمجھکر پھر ذرا ارشاد کرنا
بھلائی سے کسیکو یاد کرنا
نہین اچھا ہمین برباد کرنا
ذرا تو رحم اے حداد کرنا

بُرا کہتے ہو اکبر کو نہین خوب
بُرا ہے منہ سے یہ ارشاد کرنا

ردیف بائے موحدہ

ہجر کی حالت جو میری دیکھ پائے عندلیب

عشق کا چرچا زبان پر پھر نہ لائے عندلیب

عارض رنگین جو تیرے دیکھ پائے عندلیب
سوئے گلشن عمر بھر ہرگز نجائے عندلیب

دوست اپنا جب کسیکو بھی نہ پائے عندلیب
تم ہی بولو حال دل کسکو سنائے عندلیب

باغبان کیا ظلم ہے غنچے ہین پژمردہ سبھی
کس سے اب گلشن مین آکر دل لگائے عندلیب

گھر مین بیٹھا سنتا رہتا ہے ترانے روز و شب
خوش نکیون صیاد کو آئے صدائے عندلیب

ظلم گلچین کر رہا ہے توڑتا ہے گل تمام
شاخ گل پہ بیٹھی ہر سر کو جھکائے عندلیب

تاک مین بیٹھے ہوے ہین چار سو صیاد اب
اے صبا کہدے چمن مین اب نہ آئے عندلیب

جب یہین سنتا نہین اوسکی کوئی فریاد کو
لامکان تک جائیگی کیونکر صدائے عندلیب

باغبان صیاد دونون ہین یہان پر ظلم دوست
کہدو گلشن مین نہ ہرگز گھر بنائے عندلیب

رکھدے گلشن ہی مین لیجا کر کہین اسکا قفس
فرقت گل مین کہان تک خار کھائے عندلیب

حال مہجوری جو اکبر کا ہوا وسکے گوش زد
چپکے گلشن مین سارے بھولجائے عندلیب

گلسے رخسار سے جو تیرے دیکھ پائے عندلیب
یاد مین اک عمر اونکی خون بہائے عندلیب

دیکھو حسن و عشق بھی کیا لازم و ملزوم ہین
بلبلین ہین گل کی خاطر گل برائے عندلیب

مرنے پر بھی تو نچھوڑا اوس نے کنج باغ کو
کیون نہو مشہور گلشن مین وفائے عندلیب

فرقت گل مین یہ سوکھی شل کانٹا ہو گئی
خوف ہے مجھکو کہین اب مر نجائے عندلیب

جا کے گلشن مین کرون نالے مین کیا یہ خوف ہے
آہ کے شعلون سے میرے جل نجائے عندلیب

جو کہین بے درد کیا جانین کسیکا درد وہ
عشق کیا صیاد کو اپنا جتائے عندلیب

کیا سُنینگے ہجر مین اوس گل کے ہم چنگ و رباب
دلکو بھاتی ہی صدائے ہائے ہائے عندلیب

صورت گل غمسے ہے سارا گریبان چاک چاک
کیون نہ میرے حال پر آنسو بہائے عندلیب

بے ثباتیِ جہان جب ہو گیی ثابت تو پھر
کس بھروسے پر چمن مین گھر بنائے عندلیب

جا چکی باد خزان اب فصل گل کا جوش ہے
جا صبا کھدے کہ اب نغلین بجائے عندلیب

اسکا سننے والا اکبر کوئی گلشن مین نہین
ہے پریشان حال دل کسکو سنائے عندلیب

ردیف بائے فارسی

آرزو میری جو بر لانگے آپ
مدعا اپنا بھی پھر پائنگے آپ

عشق مین اُنکو جو گھبرانگے آپ
حضرت دل خوب پچتائینگے آپ

وعدے ہی ہونگے دیا آئینگے آپ
یا یونہین فرقت مین تڑپائینگے آپ

گر یونہین غیرونکے گھر جائنگے آپ
ہے یقین نظر وںسے گر جائنگے آپ

دیکھکے حالت کسیکی جان جان
ہے یقین افسوس فرمائنگے آپ

حسرتین دلکی نکالونگا سبھی
جب اکیلے مجکو ملجائنگے آپ

حال شب غیرون سے کھہ سکتے نہین
شرم کی ہے بات شرمائنگے آپ

داغ دل کیونکر دکھائین ہم تمھین
دیکھتے ہی اُنکو ڈر جائنگے آپ

بات سچی منہ سے گر بولون ذرا
پاس سے میرے چلے جائنگے آپ

حضرت دل پھر کہین ہوگی نہ قدر
وقت آخر ہے ابھی آتے نہین

اونکی نظر دن سے جو گر جانیگے آپ
بعد مر دن پھر تو کیا آنیگے آپ

بعد مرینگے مرے ایجان جان
کس سے پھر دل اپنا بہلائینگے آپ

چین سے سویگا اکبر حشر تک
اپنے ہاتون سے جو دفنائینگے آپ

ردیف تائے فوقانی

جب مجکو غم مین نیند نہ آئی تمام رات
کیا کیا نہ مین نے دہوم مچائی تمام رات

آیا شب وصال وہ ظالم تو سو رہا
بیکار اوس صنم نے گنوائی تمام رات

عاشق کے دل کا ایک بھی نکلا نہ مدعا
مطلب کی بات لب پہ نہ آئی تمام رات

شب جسطرح گذرتی ہے کیا ہو سکے بیان
لیتی ہے جان تیری جدائی تمام رات

اقرار کرکے تم جو نہ آے شب وصال
اس غم سے ہمکو نیند نہ آئی تمام رات

مطلب کی بات اوسنے نہ اکبر کبھی کوئی
گپ شب ادہر ادہر کی اوڑائی تمام رات

ردیف جیم

ساقی کوئی ساغر مئی گلرنگ سے بھر آج
للہہ کہا مان لے تکرار نکر آج

جانے کا ارادہ ہے کہان یہہ تو بتاد
بن ٹھنکے جو بیٹھے ہو تم اے رشک قمر آج

اک وار مین اوس شوخ کے سر تن سے جدا ہو
اے سختی جان یار سے شرمندہ نکر آج

کل روینگے جب آئیگی کچھہ میری وفا یاد
کیا خوش ہین وہ سنکر مرے مرنیکی خبر آج

کیون حشر بپا کرتے ہو جاگ اٹھینگے مردے
آنکلے ہو تم گور غریبان مین کدہر آج

گلشن مین بہار آئی ہے جوبن ہے گلونپر
لائیگا ترا قد بھی تو اے جان ثمر آج

یون وصل کی تکرار پہ عاشق سے ہین اُلجھے
وہ کہتے ہین کل ہوگا یہہ کہتا ہے ادہر آج

ہم دیر سے مشتاق سر راہ کھڑے ہین
آنکلو ذرا تم بھی تو ایجان ادہر آج

کیا بام پہ آیا ہے کوئی ماہ دو ہفتہ
پھرتا ہے چھپائے ہوئے کیون منہ کو قمر آج

اکبر کی دعا ہے کہ نگذرے شب فرقت
اے موت مجھے یار سے شرمندہ نکر آج

ردیف دال مہملہ

ہجر مین تیرے صنم عاشق کو کب آتی ہے نیند
وصل کی تدبیرین کرتے کرتے اڑجاتی ہے نیند

کون کہتا ہے کہ سولی پر بھی آجاتی ہے نیند
فکر جب انسانکو ہوتی ہے تو کب آتی ہے نیند

ایسی ظالم ہے بلائے سے بھی تو آتی نہین
روز مجکو ناز معشوقانہ دکھلاتی ہے نیند

اونکے آنیکی کوئی صورت یہان ہوتی نہین
دیکھیے اب ورکبتک ہمکو تڑپاتی ہے نیند

ہے بہت ابتر ترے اکبر کی حالت ای صنم

صبح ہوجاتی ہی آنکھون مین نہین آتی ہی نیند

خدا کے واسطے ابتو ہو مہربان صیاد
ستم ہے تیر اگران مین ہون ناتوان صیاد

قفس کی کیا ہے حقیقت وہ دل جلا ہو نہین
کرون جو آہ تو جلجائے لامکان صیاد

چمن کے گرد بھی بلبل کوئی نہین آتی
وہ تیرے رعب سے لبپر ہی الامان صیاد

ہی پاس خاطر گل ایسا ساری خلقت کو
ہما بھی کھائے نہ بلبل کی ہڈیان صیاد

مجھے تو زخمی کیا پہلے تیر مژگان سے
اُٹھائی کس لئے پھر تونے اکمان صیاد

نہین ہے تاب و توان اب ستم اُٹھانیکی
ستم ہے آگئی ہونٹونپہ میری جان صیاد

ہزار کرتی ہے اکبر وہ دل جلی باتین
کہ اسکے حال پہ ہوگا نہ مہربان صیاد

نجانے دونگا یہان سے تجھے دہان فریاد
نکل کے جائیگی اب منہ سے تو کہان فریاد

گذر رہی ہے جو مجھپر سناؤن کس کس کو
کرون مین ہجر مین میرے کہان کہان فریاد

جلے ہین ہجر کی آتش مین استخوان ایسے
کہ کرتی ہین دم رفتار ہڈیان فریاد

کریگی شکوۂ محبوب تو کہین جاکر
نہ آنے دونگا تجھے ابتو تادہان فریاد

جو جی مین آتا ہے وہ ظلم ہمپہ کرتا ہے
کہ سنتا ہی نہین اکبر یہ آسمان فریاد

ردیف ہائے ہوز

بھیجے گا وہ وہ آئینگے میرے مزار پر
مجکو بھروسا ہے یہی پروردگار پر

تا زندگی رہونگا مین صیاد مدح خوان
ایکبے تو چھوڑ دے مجھے فصل بہار پر

کشتے کو تیرے اک یہی ارمان رہگیا
دو پھول بھی نہ آ کے چڑھائے مزار پر

یوسف سے بڑھکے جسکو ملا ہو کوئی حسین
کیونکر نہ اوسکو ناز ہو پھر اپنے یار پر

بعد فنا یہ عرض ہے احباب سے مری
لکھدین غزل مری میرے لوح مزار پر

ایسا حسین جہان مین کوئی دوسرا نہین
ہے اختتام حسن کسی گلعذار پر

آنکھو مین کچھ رہی نہین ہے ماہ و خور کی قدر
جب سے نظر پڑی ہے مری روئے یار پر

اکبر تمہارا قول نہایت درست ہے
انسان کو تکیہ چاہیے پروردگار پر

ردیف سین مہملہ

قبر میری جو بنے یار کی دیوار کے پاس
تنکو آرام ہو اور روح رہے یار کے پاس

حشر مین اور نہین کوئی سہارا اپنا
اے گنہگار و چلو احمد مختار کے پاس

تشنہ لب کرتے ہین محشر مین جو کوثر کی طلب
بھیجدیتے ہین انہین حیدر کرار کے پاس

دولت و مال سے محروم رہو ہمین کیونکر
چشمہ فیض ہے جاری مرے سرکار کے پاس

کوئی تدبیر مرے دفن کی ایسی کرنا
بعد مردن بھی مری لاش رہے یار کے پاس

رکھ قفس دور کہین باغ سے صیاد مرا
کام گلشن کا ہے کیا مجھسے گرفتار کے پاس

مانگنا جو ہو وہ مانگینگے خدا سے اپنے
ہم نہ بھولے سے کبھی جائین کسی زردار کے پاس

جہانک لونگا جو کبھی دل مرا گھبرائیگا
بیٹھ جانے دے مجھے روزن دیوار کے پاس

اب تو ہے ہجر مین مرنے کے قرین ہے اکبر
یہ خبر لیکے تو جاؤ کوئی دلدار کے پاس

ردیف لام

شور سے کچھ غیر سے ہوتے ہین اکثر آجکل
اور بھی کچھ وہ ستم ڈھائینگے مجھپر آج کل

کیا کوئی سینے مین میرے سنگ مقناطیس ہے
خود بخود کھنچکر ادہر آتے ہین خنجر آج کل

دیکھیے یہ لال ہوا ہے خون سے کسکے زمین
ہاتھ مین رکھتا ہی جو وہ ترک خنجر آج کل

پھر بلا نازل کہین ہونیکو ہے ڈرتا ہون مین
ہوش پر اُنکے غضب کا ہے سمندر آجکل

ہمتو پہلے ہی سے زخمی ہین الٰہی خیر ہو
پھر نگاہ ناز کے چلتے ہین جلاہر آج کل

تم یہ کیا اکبر گذرتی ہے کہو تو منہ سے کچھ
ہمکو تم اکثر نظر آتے ہو مضطر آج کل

ردیف میم

تیری فرقت مین جو غم کھاتے ہین ہم
شمع کی مانند جل جاتے ہین ہم

جب کبھی سوئے چمن جاتے ہین ہم
یاد کر اوس گل کو گل کھاتے ہین ہم

زندگی پیاری نہین ہی ہجر مین
تیرے ہی سر کی قسم کھاتے ہین ہم

ابتو آ کبھر خدا صورت دکھا
درد فرقت مین مرے جاتے ہین ہم

غیر نے بوسے لیئے ہین خواب مین
لطف ہے بگڑے ہوئے جاتے ہین ہم

تیری بے مہری سے یہہ دل ہرہے
اب صنم مُلک عدم جاتے ہین ہم

ہجر مین روتے ہین اکبر رات دن
دلکے دینے کی سزا پاتے ہین ہم

ردیف نون

خیال دلربا ہے اور مین ہون
اوسیکا تذکرا ہے اور مین ہون

نہین ملتا ہے کوئی رہبر عشق
تلاش رہنما ہے اور مین ہون

عبادت کسطرح حق کی ادا ہو
بتون کا سامنا ہے اور مین ہون

ستم سہنے کے لائق کون ہے اور
فقط اک دل مرا ہے اور مین ہون

تیرے جور وستم اُٹھین کھانتک
جفاون پہ جفا ہے اور مین ہون

وہان عیش وطرب ہے اور تم ہو
یہان رنج وبلا ہے اور مین ہون

یہہ چرچے جنکے حسن وعشق کے ہین
وہ میرا مہ لقا ہے اور مین ہون

چھٹی دنیا کی باتین ساری اکبر
بس اب ذکر خدا ہے اور مین ہون

گیسو رخ انور پہ جو لھرائے ہوئے ہین
شاید یہہ شب وصل کے گھبرائے ہوئے ہین

تم دل ہی کو کچھ چیز سمجھ بیٹھے ہو صاحب
جان بھی تو ہے نذر یہان لائے ہوے ہین

اک تازہ بلا سر پہ ہے مخلوق خدا کے
گیسو جو ترے تا بہ کمر آئے ہوے ہین

سو جان سے فدا جس پہ گلِ باغ ارم ہون
وہ داغ ترے ہجر مین ہم کھائے ہوے ہین

اللہ رے نزاکت کہ شب وصل بھی ہم سے
کھٹکے ہوے سہمے ہوے گھبرائے ہوے ہین

کیون مغز پکاتا ہے میرا ناصح نادان
ہم آپ ہی سمجھے ہوے سمجھائے ہوے ہین

کس بات کی اُمید ہو اوس شوخ سے اکبر
ہم دل کے لگانے کا مزا پائے ہوے ہین

ہمارے قتل کا سامان ہے بالکل آج محفل مین
ہے خنجر دست نازک مین تو سرمہ چشم قاتل مین

ہمین کیون قتل ناحق کرتے ہو تم اے شہ خوبان
نہین یہ منصفی کی بات ہی سرکار عادل مین

تمہارے عشق مین یان تک ہوے لاغر بدن میرا
نہین پہچانتے اب شکل میری دوست محفل مین

پھر اکر منہ اشارہ جب کیا تمنے کوئی صاحب
بس اک تلوار ماری کھینچکر ترچھی مرے دل مین

کسی کا کیا بھروسا ہے بجز اوس ذات کے ہمکو
کہ چھوڑا قافلے والون نے اب تو پہلی منزل مین

بہت افسوس ہے اے اکبر دل خستہ کیا کہیے
کہ سارے دوست اپنے رہگئے ہین پہلی منزل مین

یاد کر اپنے گنہ روتا ہون مین
دل مین ہر دم منفعل ہوتا ہون مین

دی دکھائی اُن سے آجائین ذرا
راہی ملک بقا ہوتا ہون مین

میرے نالون سے نہ گھبرا ہمصفیر
اب کوئی دم مین رہا ہوتا ہون مین

ہو گئے بیدار سارے راہرو
خواب غفلت مین پڑا سوتا ہون مین
کرچکا مین اپنی ہستی کو فنا
اب کوئی دم مین بقا ہوتا ہون مین

اوسکو اکبر کچھ نہین میری خبر
جان جسکے ہجر مین کھوتا ہون مین

زلف کو جب کبھی رخ پر وہ حجاب دیتے ہین
روز و شب دونونکو آپس مین ملا دیتے ہین
منہ دریچے سے وہ جسوقت دکھا دیتے ہین
شعلۂ حسن سے عالم کو جلا دیتے ہین
پھر گلگشت جو آجاتے ہین اس سمت کبھی
ٹھوکرون سے مری تربت کو اڑا دیتے ہین
ان حسینونکی محبت پہ نہ اترا اے دل
یونہین لاکھونکو یہ کمبخت مٹا دیتے ہین
کچھ نکچھ ہو ہی رہیگا در جانان پہ تو چل
آنے دیتے ہین تجھے یا کہ ہٹا دیتے ہین

قدر اوسکی نہین ہوتی کہین پھر اے اکبر
جسکو نظرون سے یہ سفاک گرا دیتے ہین

عالم مین جب ثبات کسیکو نہین کہین
کیا دل لگائے اپنا یہ اندوہگین کہین
ڈھونڈین چراغ لیکے اگر ہم جہان مین
روئے زمین پہ پائین نہ تجھسا حسین کہین
دل مین خیال رہتا ہے تیرا ہی راتدن
بہلاؤن دلکو خاک مین ایدل نشین کہین
رہنے دے زیر سایۂ دیوار ہی مجھے
جاؤنگا اب نہ در سے ترے ہمنشین کہین
بوسہ جو مانگا مین نے تو فرمایا ناز سے
بے دام کوئی چیز تو ملتی نہین کہین
شمس و قمر جو دور مین ہین سونچ تو ذرا
تیری تلاش ہی مین تو پھرتے نہین کہین

ہر دم کے جور و ظلم سے مرنا ہی خوب ہے
جا ئے یہ خاک مین دل اندوگین کہین

اکبر غزل یہ خوب کہی تمنے واہ واہ
مضمون صاف صاف ہین لغزش نہین کہین

اوس طلائی رنگ سے کیا چار آنکھین ہوگیین
مفلسی مین بھی مری زردار آنکھین ہوگیین

فرقت جانان کے صدمے کچھ نہ پوچھ اے غمگسار
ہوگیا دونا مرض بیمار آنکھین ہوگیین

انتظار یار مین ہون اسقدر بیمار مین
ہمشبیہ نرگس بیمار آنکھین ہوگیین

یہ کھو تو کچھ نہین دنیا مین لطف زندگی
اسلیئے سب جسم مین سردار آنکھین ہوگیین

تیرا حسن بامزا انکی غذا ہے اے صنم
جب دیکھا تجکو یہ بیمار آنکھین ہوگیین

عشق نے ایسا کیا کاہیدہ اے اکبر مجھے
اب مری صورت سے بھی بیزار آنکھین ہوگیین

اک دل ہے مرا اور ہین ارمان ہزارون
کیا خاک مدارات ہو مہمان ہزارون

کیا حال بیان تمسے کرون دشت جنون کا
پھرتے ہین وہان مجھسے پریشان ہزارون

ہر سمت مین پھرتا ہون بگولے کی طرح سے
چھانے تری الفت مین بیابان ہزارون

یہ تیر نگہ تھا کہ غضب تھا کہ بلا تھی
اک آن مین زخمی ہوئے بیجان ہزارون

اک حکم کی ہے دیر جو تو کہدے تو مرجائین
ایسے ہین ترے طابع فرمان ہزارون

جنبش نہ دو جوڑے کو یونہین رہنے دو اسکو
کھلجائیگا تو ہونگے پریشان ہزارون

اب کوچہ ترا ہو گیا ہے معبد عالم
آتے ہین یہان گبر و مسلمان ہزارون

کیا ہنستے ہو تم دیکھکے حالت مری ہمدم — پھرتے ہین یونہین عشق مین حیران ہزارون
غارت گر دین وہ ہے ترا حسن کا عالم — کھو بیٹھے جسے دیکھکے ایمان ہزارون
اک وعدہ بھی پورا ہوا واہ ری قسمت — توڑے کسی ظالم نے ہین پیمان ہزارون
جمگھٹ ہی رہا ساتھ تہ خاک بھی اپنے — ہم لیکے چلے قبر مین ارمان ہزارون

کسطرح سبکبار ہون اُس بت سے مین اکبر
جانپر ہین مری یار کے احسان ہزارون

غافل تو نہین ہون نہ مین ایجان ہشیار و نہین ہون — تیرا دیوانہ ہو نہین تیرے ہی بیمار و نہین ہون
گر کوئی پوچھیگا مجھسے صاف کہدونگا یہی — اُمت احمد مین ہون لیکن گنہگار و نہین ہون
کیا گواہی لیگا اگر مجھسے کوئی مدعی — صاف ظاہر ہے کہ مین اوسکے طرفدار و نہین ہون
گر کوئی پوچھیگا مجھسے تیرا مالک کون ہے — تجکو بتلا دونگا مین اسکے پرستار و نہین ہون
بس یہی کافی ہے مجکو فخر اے جانجہان — عاشق صادق ہون اور تیرے وفادار و نہین ہون
ہو خیال اس امر کا جس سے کہ مین مشہور ہون — گر برا ہون یا بھلا تیرے پرستار و نہین ہون
اب کرون کیا چارہ جوئی تو ہی بتلا ناصحا — قول عیسیٰ ہے کہ مین بھی اوسکے بیمار و نہین ہون
نوک کی مجھسے عبث لیتا ہے تو اے ہمصفیر — دل لگی کیا مجکو سوجھے تو گرفتار و نہین ہون
چھوڑنا تیرا گوارہ مجھسے ہو سکتا نہین — تیرا شیدا ہو گئے اب کسکے خریدار و نہین ہون

ہو توجہ کی نظر اکبر کے حال زار پر
یا محی الدین تیرے کفش بردار و نہین ہون

گلے پر تیغ رکھکر مجھسے یہہ ارشاد کرتے ہین
نہ شکوہ کرتے ہین اُنکا نہ ہم فریاد کرتے ہین
پس مردن بھی دل لگتا نہین ہے اُنکا جنت مین
نگہ سے تیر مارا تیغ ابرو سے کیا گھایل
جب ہچکی مجکو آتی ہے تسلی دلکو دیتا ہون
مشبک کرکے تن میرا یہہ فرمانے لگے ہنسکر
سزا کچھ دیتے جاو انکو اپنی تیغ ابرو سے
نظارہ تک اُنھین کرنے نہین دیتے ہین پھولونکا

حسینان جہان اسطرح دیکھو شاد کرتے ہین
کلیجا تھام لیتے ہین وہ جب بیداد کرتے ہین
تمہارے عاشق صادق تمھین کو یاد کرتے ہین
یہہ جتنے دل ربا ہین اسطرح برباد کرتے ہین
ذرا تو صبر کر ظالم تجھی کو یاد کرتے ہین
جو ویران ہو چکے ہم اوسکو یون آباد کرتے ہین
تمہارے سرو قد سے ہمسری شمشاد کرتے ہین
اسیران چمن پر ظلم یہہ صیاد کرتے ہین

خدا جانے خطا اکبر ہوی ہے مجھسے کیا ایسی
پس مردن بھی بُت مٹی مری برباد کرتے ہین

ستم دیکھو تو دل لیکر ہمارا یون مکرتے ہین
عجب ہی لطف دیتی ہے مجھے کچھ برہمی اُنکی
جو شب کو بیقراری ہے تو دنکو آہ وزاری ہے
پس مردن کرینگے دل لگی کیا خاک حورون سے
گھٹا مین ماہ تابان کا سمان ہوتا ہے جلوہ گر
نہین باغ جہانکے پھول سے الفت اُنھین اصلا
فرشتے موت کے آتے نہین ہین پاس تک انکے

عجب بے رحم ہین ہر دم نئی بیداد کرتے ہین
سوال وصل سنکر مجھسے وہ کیا کیا بگڑتے ہین
نہ پوچھو ہمسے کچھ حالت گذر جسطرح کرتے ہین
تمھین پر جان جاتی ہے تمھین پر ہم تو مرتے ہین
تمہارے روئے رخشان پر جو یہہ گیسو بکھرتے ہین
وہ اب تو میرے زخم دل کی پھر دن سیر کرتے ہین
تمہارے چاہنے والے بڑی مشکل سے مرتے ہین

وہ ہنستے ہین مین روتا ہون عجائب اک تماشہ ہے ۔ ادہر تو پھول جھڑتے ہین ادہر موتی بکھرتے ہین

صبا اکبر کی جانب سے تو ہی جاکر انہین کہدے
تمہارے عاشق صادق جہان سے اب گذرتے ہین

ردیف واو

قفس مین بند ہین ہمکو نہ اس مشکل مین رہنے دو ۔ رہائی کا خیال اے ہمصفیر و دلمین رہنے دو

کوئی آشنا نہین جاکر جو یہ کہدے رقیبون سے ۔ گرہ ۔ جگہ میرے لئے بھی کوچۂ قاتل مین رہنے دو

تماشہ کوئی دم ہوگا تمہارے روبرو اوسکا ۔ تڑپنے کو ذراسی جان تو بسمل مین رہنے دو

رکھائی اسقدر جانباز سے لازم نہین تمکو ۔ ذراسی تو محبت میری اپنے دل مین رہنے دو

مری جان وصل کی شب ہے نکالو خوب ہی ارمان ۔ کوئی حسرت نہ باقی آج میرے دل مین رہنے دو

کرون کیونکر جدا سینہ سے اپنے تیر جانان کو ۔ وہ کہتے ہین نشانی میری اپنے دل مین رہنے دو

تمہارا نام سو محفل مین اوسکا کام ہو جاے ۔ ذرا تو دست رنگین گردن مائل مین رہنے دو

مجھے بھی ساتھ لیلو اے عدم کے قافلے والو ۔ تھکا ماندہ ہون اب مجکو نہ اس منزل مین رہنے دو

خدا جانے جدا ہوکر کریگا حشر کیا برپا ۔ تم اپنے عاشق بدنام کو محفل مین رہنے دو

سوال وصل پر بولے بگڑ کر آج اکبر سے
یہ دل کی حسرتین اپنی تم اپنے دل مین رہنے دو

بیاباں ہوتے ہوئے دیکھا نہین ہے تمنے طوفان کو ۔ دکھادونگا امنڈ آنے دو میری چشم گریان کو

ابھی کچھ اور دن اسکو چھپا رہنے دو پردے مین
قیامت مین دکھا دینگے ہم اپنے داغ پنہانکو

تمہین کیا فکر جو ہم پر گذرتی ہو گذرتی ہے
کلیجہ تھام لوگے گر سنوگے حال ہجران کو

اگر رونے پہ آجاؤن قیامت ہو ابھی برپا
گرا دون چشم مردم سے ابھی مین ابر بارانکو

مین عاشق آپکا ہون کیون نہین لیتے خبر میری
کبھی تو غور سے دیکھو مرے حال پریشانکو

عبث کرتا ہے **اکبر** عشق کو بدنام رو رو کر
بس اب خاموش ہو جا اور چھپا لے درد ہجرانکو

خواب مین ہی مجکو یہ دولت عنایت ہو تو ہو
عالم رویا مین حضرت کی زیارت ہو تو ہو

دیکھ جل کر ہو گیا ہے سرد بیمارِ جفا
کچھ بدن مین نام کو باقی حرارت ہو تو ہو

کون کرتا ہے مریجان چاہنے والے پہ ظلم
اپنے عاشق پر جفا یہ تیری عادت ہو تو ہو

میری جانب سے کمی کچھ دلکے دینے مین نہین
اسمین تیری ہی صنم شاید کہ غفلت ہو تو ہو

اپنا اپنا ہے مقدر اسکا ہمکو غم نہین
تجکو غیرون سے اگر الفت محبت ہو تو ہو

دوستی کرکے وہ مجھسے پھرتے ہین پھر جائین اب
میری عادت تو نہین ہے اُنکی عادت ہو تو ہو

مفت ہاتھ آتی نہین **اکبر** متاع شاعری
حضرت **میکش** سے کچھ حاصل یہ دولت ہو تو ہو

جز آرزوے یار کوئی آرزو نہو
اوسکے سوا کسیکی مجھے جستجو نہو

تجکو قسم ہے کریو نہین وعدہ خلافیان
ایفاے عہد ایک بھی اے حیلہ جو نہو

حاکم ہو سامنے تو کرین عرض حال کچھ
محشر مین لطف کیا جو خدا روبرو نہو

جس طرح سے کہ عشق میں عزت گئی میری
اسطرح یا خدا کوئی بے آبرو نہو

اچھا نہ کر سکیگا کوئی میرے دل کا داغ
میرے جگر کا زخم کسی سے رفو نہو

سارا جہان مجکو نظر آئے پھر سیاہ
آنکھوں کے سامنے وہ اگر شمع رو نہو

اکبر کی ہے دعا یہی جب تک ہے دم میں دم
خواہش ہو تیری اور کوئی آرزو نہو

ردیف یائے تحتانی

ہمیشہ آپ کو منظور عاشق کا رولانا ہے
رولانا ہی نہیں ہے بلکہ مٹی میں ملانا ہے

جفائیں اسقدر ہمپر نکر او بے وفا ظالم
تجھے بھی ایکدن آخر خدا کو منہ دکھانا ہے

جو گاتے ہیں وہ دیپک کو تو کھدیتے ہیں پروانے
اسیکا نام گانا ہے یہہ کیا عمدہ ترانا ہے

شرارت کوئی دیکھے تو کسی کی چشم فتان کی
مرا دل دیکھ کے کہتی ہے کیا اچھا نشانا ہے

یہہ کہدے اونسے اکبر ایکدن سب کچھ وہ گردزین
ہمیشہ کے لئے بہتر نہ یہہ دل کا جلانا ہے

بعد مردن یہہ ہوئی عشق میں حالت میری
روندتے پاؤں میں ہیں غیر بھی تربت میری

آپ کے عشق میں یہہ حال ہوا ہے ایجان
غیر بھی دیکھکے رو دیتے ہیں حالت میری

تو خداوند ہے کل ارض و سما کا یارب
رحم کر اتو بری ہو گئی حالت میری

ظلم کے بعد ہوا مجھہ پہ کرم وائے نصیب
وہ بھی رونے لگے اب دیکھکے صورت میری

صدقہ اوستاد کا اکبر ہے یہ سب کچھ ورنہ
مین کہان اور کہان تھی یہ طبیعت میری

نہین اچھی باتین یہ جانی تمہاری
غضب کرتی ہے مہربانی تمہاری
حسینو بہار چمن چار دن ہے
بدل جائیگی سب جوانی تمہاری
طلب پر وہ بوسے کے بولے بگڑ کر
بہت بڑہ چلی بد زبانی تمہاری
قیامت مین دکہلاونگا پیش داور
مرے پاس ہے اک نشانی تمہاری

غزل میری سنکر وہ کہتے ہین اکبر
بہت خوب ہے خوش بیانی تمہاری

فدا کرتے ہین ہم جان تمپہ یہ عادت ہماری ہے
بگڑ جاتے ہو عاشق سے یہ خوے بد تمہاری ہے
ترے بیمار ہجران کا ہوا ہے حال اب ایسا
اگر وہ بجھگیا دن کو تو اوسپر رات بھاری ہے
شب وصل آکے وہ گھر سے ہمارے صاف پھر جائین
نہین کچھ انکا شکوہ خوبی قسمت ہماری ہے
کہین کیا حال ہم فرقت مین کیا ہمپر گذرتی ہے
لبونپر دم ہے اور ہر وقت انکی یادگاری ہے

تمہارے ہجر مین یہ ہوگیا ہے حال اکبر کا
کہ اعضا رہگئے سب بس فقط اک سانس جاری ہے

طاقت نہین ہے مجھہ مین حساب و کتاب کی
گرہ
انسان بناکے کیون مری مٹی خراب کی
زاہد مین مبتلاے محبت ہون راتدن
تجھکو پڑی ہوی ہے عذاب و ثواب کی
مین ہون گناہگار مگر تو رحیم ہے
دیکھونگا اب نہ مین کبھی صورت عذاب کی

برہم وہ خود ہی ہو گیا قاصد کا کیا قصور
صورت ہی اور ہو گئی خط کے جواب کی

مجھپر جو کچھ گذرتی ہے روشن ہے آپ پر
حالت بگڑ گئی دل پر اضطراب کی

میرا جو کچھ قصور تھا ظاہر تو ہو گیا
بخشیں نہ بخشیں اسمین ہے مرضی جناب کی

اکسیر کی ہوس نہین اکبر مگر یہ ہے
ملجاے مجکو خاک در بوتراب کی

اکبر نہین ہے خوف مجھے روز حشر کیا
اُمت مین ہون جناب رسالت مآب کی

مجکو تنہا جانکر یہ بت ستانے لگ گئے
جو نہ دیکھے تھے ستم اب وہ دکھانے لگ گئے

غیر سے سرگوشیان ہوتی ہین میرے سامنے
مینے جب دیکھا تو وہ آنکھین دکھانے لگ گئے

جسقدر اشراف ہین کیونکر نہ وہ خاموش ہون
اس زمانے مین کمینے سر اٹھانے لگ گئے

پہلے جو تھے مہربان کچھ میرے حال زار پر
اب وہ دن آئے کہ وہ آنکھین دکھانے لگ گئے

یاد آتا ہے نہین اکبر یہ قول منتہی
خاک مین جو مل گئے اچھے ٹھکانے لگ گئے

بہت مدت مین ای جان اب ہوئی گویا زبان میری
سناؤن گوش دل سے گر سنو تم داستان میری

نہین غم خاک ہونے کا مجھے غم ہے تو اتنا ہے
ترے کوچہ سے مٹی لیگئی صرصر کہان میری

تمنا تو کی خطا پر اسکی تو اب قطع کرتا ہے
رہی ہے مدتون ظالم ترے منہ مین زبان میری

مسیحا ہے تو جلدی آ مسیحائی دکھا آکر
تری فرقت مین اب تو آگئی ہے لب پہ جان میری

اڑن کیا وحشت پیمائی کہین جانے نہین پاتا
تمہاری زلف کے حلقے بنے ہین بیڑیان میری

سبب کیا ہے کوئی تازہ قیامت ہوگی کیا برپا
بہت کرتے ہو خاطر آجکل تم جانجان میری

فسانہ گو کوئی ایسا نہین ملتا ہے مجھے یارو
سنادے اوسکو دیوے کہین کسیدن داستان میری

سگ جانان کی خاطر رکھ چلا ہون یہ امانت بھی
ہما سے کہدو وہ کھائے نہ آکر ہڈیان میری

شب وعدہ وہ آئینگے مگر مجھکو یہی غم ہے
کہین کچھ رنگ لے آئے نہ پھر آہ و فغان میری

پس مردن مری خاک لحد کیا جائیگی اوس تک
خدا جانے کہ پہنچیگی صبا بھی کہان میری

غزل اکبر کی سنکے کہتا ہے وہ شوخ یارون سے
اڑائی ہے کسی نے خوب ہی طرز بیان میری

نہ کچھ ہم کو خیال پیش و پس ہے
ترے ملنے کی اک دلمین ہوس ہے

تری دوری مین بھائے کیا چمن اب
فضائے باغ بھی مجھکو قفس ہے

پہونچ جاتے مدینہ تک الٰہی
دل عاشق مین اک یہہ ہی ہوس ہے

تسلی ہجر مین کیونکر ہو میری
کہ بھاری مجھکو اب یک اک نفس ہے

ستایا ہے بہت مجھکو بتون نے
خداوندا تو ہی فریاد رس ہے

نبی ہی کام آئینگے وہان پر
وسیلہ ہمکو اک حضرت کا بس ہے

چلے جاتے ہین سب ملک عدم کو
روان یہہ قافلہ کیا پیش و پس ہے

جدائی کی نہ حالت ہم سے کچھ پوچھ
کہ اک اک لمحہ بھی سو سو برس ہے

زیارت روضہ اقدس کی ہو جائے
دل اکبر مین یہہ باقی ہوس ہے

عوض نیکی کے اس بت نے جفا کی
جزا اچھی ملی ہمکو وفا کی

یقین کس طرح ہو وعدے کا تیرے
قسم کھائی بھی تو ظالم خدا کی

بہایا ہے کسی جانباز کا خون
شرارت کہہ رہی ہے یہ حنا کی

شفا ہوتی نہین بیمار غم کو
مسیحا کیسے ہو یہ کیا دوا کی

کیا برباد ہمکو کس بنا پر
بتا تو ہمنے تیری کیا خطا کی

کہان پہونچی دل عاشق کے ظالم
رسائی دیکھ تو زلف دوتا کی

کرون اکبر کسی سے التجا کیا
شفاعت ہمکو بس ہے مصطفا کی

وفا جب ہمنے کی تمنے جفا کی
بہت اچھا کیا صاحب دغا کی

خدا کے واسطے اب چھوڑ دو تم
بتو اچھی نہین عادت جفا کی

ذرا تو مان کچھ کہنا مرا دل
محبت چھوڑ دے اوس بیوفا کی

خدائی آپ کی شاکی نکیون ہو
زمانے سے صنم تمنے دغا کی

نہین بننے کے ہم اکبر کسی سے
حمایت ہمکو ہے مشکل کشا کی

اب قفس مین بھی مری توقیر آدھی رہگئی
طوق بالکل گھسگیا زنجیر آدھی رہگئی

میری قسمت ہوگئی برگشتہ مجھ سے اسقدر
چھن گیا منصب مرا جاگیر آدھی رہگئی

حال دل پورا کبھی لکھنے نہ پائے وائے ہم
[illegible]

پوچھتا کیا ہے دل عاشق کی حسرت وصل مین
آدھی نکلی اے بت بے پیر آدھی رہگئی

مین نہین لکھنے کا اب ہین میری آہین بیرس
میری قسمت سے مگر تاثیر آدھی رہگئی

اسقدر جلدی کسی ظالم نے کی ہے وقت ذبح
کٹگیا میرا گلا تکبیر آدھی رہگئی

آپ کی دوری مین اکبر ہوگیا از حد ذلیل
غیر سے کی التجا توقیر آدھی رہگئی

تیری دوری مین نہ ہرگز مجھے راحت ہوگی
پاس تو ہوگا تو ہر طرح کی فرحت ہوگی

باغ فردوس بھی مجھے خار نظر آئیگا
بخدا بے ترے وان مجکو نہ راحت ہوگی

بے نقاب آؤ نہ تم بام پہ وقت شب ہے
شعلہ حسن سے پروانونکی کثرت ہوگی

یہ فضا ہے نہ ہے یہ آب و ہوا مین ٹھنڈک
ترے کوچہ سے نہ بڑھکر کبھی جنت ہوگی

ہجر مین جسکے مین مرتا ہون نہ آیا یان تک
بعد مردن بھی بھی روح کو حسرت ہوگی

ہے یقین جاونگا اُس یار کے گھر تک، اکبر
آخر اکدن کبھی سیدھی مری قسمت ہوگی

انداز اُس پری نے نکالے نئے نئے
پہنے ہین اپنے کانون مین بالے نئے نئے

ساقی شراب کہنہ کہان ہے اوسے نکال
بھر بھر کے ہمکو دیجیے پیالے نئے نئے

ان روزون اوسکے کوچہ مین ہر وقت بھیڑ ہے
آتے ہین گھر پہ چاہنے والے نئے نئے

یہ غم کی فوج آئی کہان سے شب فراق
پلٹن نئی نئی ہین رسالے نئے نئے

اکبر کی تیری طبع ہے کچھ آج جوش پر

مضمون اوس سے اور لکھا لے نئے نئے

ورنا سے تو آپ کو کیا مد نظر ہے
منظور ہو جو تجھے یہ دل یہ جگر ہے

فرقت مین تیری چشم سے بہتے ہین جو اشک
پانی نہ سمجھہ اسکو مرا خون جگر ہے

غیرون کی طرف دیکھتے کیا ہو ادہر آو
یہ تیر ستم کہانے کو عاشق کا جگر ہے

ہم پیار تصور مین کیا کرتے ہین تجکو
اللہ رے ظالم تجھے اسکی بھی خبر ہے

کچھ اسکی خبر بھی ہے تجھے او بت سفاک
ویران جسے کرتا ہے تو اللہ کا گھر ہے

کی وصل کی خواہش تو وہ جھنجلا کے یہ بولے
بس آپ کو تو کام یہی شام سحر ہے

اغیار مجھے دیتے ہین کیا جانکے گالی
اے بے خبر اس ظلم کی کچھ تجکو خبر ہے

ہم تاڑ گئے جان گئے پیچ کی باتین
اسوقت تمہاری دل اکبر پہ نظر ہے

ہو جب فرق مبارک پہ ترے دستار پہولونکی
نہ کیونکر قدر ہو عالم مین پھر اے یار پہولونکی

صبا نے بارہا لاکر چڑہائے ہین گل رنگین
مری تربت ہوئی محتاج کب دو چار پہولونکی

گل رنگین کے بدلے داغہائے دل ہون عاشق کے
گرین زیب گلو بدہی جواب ہر کار پہولونکی

بلا کھٹکے تو آکر لیلے میرے دل کے داغون کو
لگی ہو باغبان گلشن مین گر دو چار پہولونکی

تصور نے کسی گل پیرہن کے گل کھلائے ہین
مرے داغون سے لگ آتی ہے مہکار پہولونکی

بس ہر دن نہ ٹھیکا قبر پر آکر کبھی میری
تمنا ہی رہی اس شوخ سے دو چار پہولونکی

پھر ملتے جلتے ہین کچھ عارض گلرنگ سے تیرے
اسی باعث سے دنیا مین ہے قدر اے یار پہولونکی

دل مردہ جو زندہ ہوتے ہین اسکا سبب یہ ہے
ترے کوچہ سے آجاتی ہے اک مہکار پھولونکی

حسینون سے لگا کر دل ہمیشہ داغ کہاتے ہین
تجسس آجکل ہمکو ہے کیا بیکار پھولونکی

محبت مین کسی کی داغ پر وہ داغ کہائے ہین
بنی اک خانۂ دلمین مرے دیوار پھولونکی

نرکھ اے باغبان محروم اب تو تبر بلبل کو
پس مرن تو ہو مرقد پہ کچھ بوچھار پھولونکی

غزل کو دیکھکر اکبر تری حاسد نے گل کہائے
بجائے تازیانہ پڑگئی اک مار پھولون کی

غیرون پہ کرم بھی ہے عنایت کی نظر بھی
اے ماہ لقا کچھ نظر لطف ادہر بھی

کچھ پھول ہی گلشن کے نہین ہوتے نچھاور
ہوتے ہین فدا تجھ پہ ملایک بھی بشر بھی

ابرو کے تلے خال یہ سرمے کا نہین ہے
تلوار بھی نزدیک ہے ظالم کے سپر بھی

کیا سامنے آئینگی ترے حسن کے حورین
شرمندہ ہوئے جاتے ہین اب شمس و قمر بھی

اللہ رے تیغ نگہ ناز کی تیزی
اک وار مین چورنگ کیا دل بھی جگر بھی

حاجت نہین کچھ شمع کی خلوت مین مری جان
روشن ہین ترے حسن سے دیوار بھی در بھی

رکھتا ہون ترے عارض و گیسو کا تصور
کٹتے ہین اسی فکر مین یہ شام و سحر بھی

بیقدر ہین پیش در دندان مصفا
پکھراج بھی نیلم بھی زمرد بھی گہر بھی

کب مجکو ترے ناوک مژگان کی خبر تھی
غربال بنا دینگے مرا دل بھی جگر بھی

اکبر اسی امید پہ بیٹھا ہے پر یوش
آخر کبھی ہوگی تری الفت کی نظر بھی

تم تو اک عالم کے صاحب دلربا ہونے لگے
عشق کے چرچے تمہارے جابجا ہونے لگے

ہم سمجھتے تھے کہ پابند حیا ہو جاؤ نگے
مثل آئینہ وہ دونے بے حیا ہونے لگے

دیکھکر صورت مری فرماتے ہین احباب سب
عشق کے آثار تجھپر برملا ہونے لگے

حال تو نخبش کا کچھ فرماؤ تم مہجور سے
بے سبب بے وجہ کیون ناحق خفا ہونے لگے

آپکے مہجور کی بگڑی ہے حالت اسقدر
الحذر کہکر جدا سب اقربا ہونے لگے

سچ ہے انسان کو بدلتے کچھ نہین لگتی ہے دیر
وہ ابھی کیا تھے ابھی اور کیا ہونے لگے

دیکھنے پائے نہ ہم جی بھر کے سیر باغ دہر
وائے ناکامی گرفتار بلا ہونے لگے

دیکھیے انجام کیا ہو اس محبت کا ابھی
سنتا ہون وہ بھی بتون پر مبتلا ہونے لگے

کیون ہنسی آتے نہ مجکو دیکھکر اکبر کا حال
اے تری قدرت کہ یہ بھی پارسا ہونے لگے

تماشائے جہان مجھ پر عیان ہے
پری اک شیشۂ دلمین نہان ہے

لپٹ سینے سے تو او بت کہان ہے
مری نظرون سے کیون ظالم نہان ہے

نہ کھٹکے کس طرح عاشق کے دل مین
تری نوک مژہ مثل سنان ہے

یقین ہے آپ بھی رو دینگے سنکر
وہ حسرت ناک میری داستان ہے

عجب کچھ لطف ہے حاصل شب وصل
دہن میرا ہے اور انکی زبان ہے

وہ ظاہر مین جو بگڑے ہین عدو سے
پس پردہ ہمارا امتحان ہے

جو آئے ہو تو بیٹھو بے تکلف
نہ گھبراو تمہارا ہی مکان ہے

نہین عاشق کی تیرے دلمین کچھ قدر / عبث تجھ سے محبت کا گمان ہے

نشانہ رہگیا عالم مین باقی / نہ دارا ہے نہ اب نوشیروان ہے

گلون کے پاس بھی بلبل نہ آئے / تعجب کچھ بدگمان یہ باغبان ہے

عدو کیا کر سکیگا اپنا اکبر / خدائے پاک ہمپر مہربان ہے

استعارہ دلکو جو خواہش قدِ دلدار کی تھی / مثل منصور ہوس اسکو بھی کیا دار کی تھی

دل نے پائی جو سزا خوب ہوا خوب ہوا / خواہش دید سے یار کے دیدار کی تھی

ایک بوسے پہ نہین کرتے تدارک اتنا / جو سزا مجکو ملی یوے گنہگار کی تھی

شربت وصل نہین مانگتا تو کیا کرتا / کیا کوئی اور دوا بھی ترے بیمار کی تھی

دیکھو اچھی نہین عاشق سے چھپانی کوئی بات / صاف کہدیجیے جو وجہ کہ تکرار کی تھی

میرے ہی دم سے پریزاد نکر بیٹھے سب / ایسی رونق بھی کبھی حسن کے بازار کی تھی

مرنے والے کو ترے اور نہ تھا کچھ ارمان / آرزو بھی تو فقط اک ترے دیدار کی تھی

ماہ گردون پہ جو نکلا شب ماہ اول / صاف تصویر ترے ابروئے خمدار کی تھی

غیر کی بزم مین کیون چھپا ہے جا کر اکبر / مجکو امداد وہان حیدر کرار کی تھی

جو دل خوش ہو تب کچھ ہنسی سوجھتی ہے / پریشان کو کب دل لگی سوجھتی ہے

مرا دل تو ہوتا ہے پابند گیسو / مری جان تمہین دل لگی سوجھتی ہے

ہر اک حال میں اُن سے ہم ہیں برابر
ہمیں غم اُنہیں دل لگی سوجھتی ہے

گرفتار الفت ہوں خوش کس طرح سے
اسیروں کو کب دل لگی سوجھتی ہے

دلِ خون شدہ پر وہ راغب ہیں اکبر
نئے رنگ سے دل لگی سوجھتی ہے

جگر خون ہو کے اب آنکھوں کی رہ سے ہم نکلتا ہے
تمہاری دل لگی ہے اور ہمارا دم نکلتا ہے

کہاں ہونگے میسر حور کو ناز و ادا ایسے
تمہارے حسن میں اک اور بھی عالم نکلتا ہے

نہ سمجھو اسکو تم صاحب بگولا دشت ویران کا
دھواں بن بنکے مرقد سے غبار غم نکلتا ہے

سبب کھلتا نہیں اسکا معما ہے یہ پیچیدہ
جو جاتا ہے وہاں کرتا ہوا ماتم نکلتا ہے

دکھا دینگے ستم تمکو کسیکے تیرِ مژگان کا
کہ اوس پیکانکے ہمرہ دل بھی ای ہمدم نکلتا ہے

یہاں تک رنگ لاتی ہے مریجان لاغری اپنی
تری فرقت میں منہ سے نالہ بھی اب کم نکلتا ہے

کرے محشر میں گر دریافت کوئی حالِ دل اکبر
کسیکو ہم بتا دینگے کہ اسیر دم نکلتا ہے

دیتے ہیں عاشق ترے سب جان ہنستے بولتے
کیا ہوا جو میں ہوا قربان ہنستے بولتے

ایک بوسہ دو مجھے ایمان ہنستے بولتے
جو سخی ہیں کرتے ہیں احسان ہنستے بولتے

کچھ عجب انداز سے آئے ہیں وہ دلمیں مرے
روند ڈالا دل کا سب میدان ہنستے بولتے

کیا ہوا میں نے جو کی تمسے کوئی اک ہنسنےکی بات
کیا نہیں انسان سے انسان ہنستے بولتے

بعد مردن کہنا جاکر اے صبا اوس ترک سے
مر گیا عاشق ترا ایجان ہنستے بولتے

تم کرو جی چاہے جتنا ظلم اے جان جہان — ہین کرونگا اپنی جان قربان ہنستے بولتے
یا الٰہی خیر کرنا مجکو مجرم کر چکے — باتون باتون مین اُٹھا طوفان ہنستے بولتے
تم رُلا کر کرتے ہو رخصت مجھے اچھا نہین — گھر سے جاتے ہین اجی مہمان ہنستے بولتے
کیا بیان تمسے کرون مین ظلم اوس بیدرد کا — گاڑتا ہے دلمین وہ پیکان ہنستے بولتے
یہ امانت ہے خدا کی تمنے کیا سمجھا اسے — لے لیا جو دل مرا ایجان ہنستے بولتے
ہے یقین عاشق کے مرنے کی سنی ہوگی خبر — ہوگئے اسطرح جو حیران ہنستے بولتے

میرا سمجھانا نہ آیا دہیان مین اکبر ترے
کہو دیا تو جان کو اے نادان ہنستے بولتے

مثلث بر غزل حضرت ذوق علیہ الرحمتہ

سمجھا نہ اب وہ راستہ دین پہ آچکے — جو دل قمار خانہ مین بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

میری طرف سے دلمین مدعی انکے آگئی — کیا خط مین مدعا لکھون اپنا کہ مدعی
پہلے ہی انکو میری طرف سے پڑھا چکے

مجکو نہین اُمید کہ آئے وہ مہ جبین — آنا بلا سے اوسکا قیامت سے کم نہین
مرتے ہین انتظار مین اک روز آچکے

ہمکو نہین ہے خوف کہ ہم ہین بلا کشان — زہر آب بھی ہو بادہ تو کر لینگے نوش جان
ساقی پیالہ منہ سے ہم اب تو لگا چکے

نیکی کا بدلا ہمکو تو اے جان مل چکا — اچھا کیا وفا کے عوض تو نے کی جفا
بس اب نہ کر ستم کہ کیا اپنا پا چکے

عاشق ہوئے ہیں ایک ستمگر کے ہو سو ہو — جبتک کہ سر ہے ساتھ لگے ہے سر کے ہو سو ہو
اب ہم تو سر پہ بار محبت اُٹھا چکے

نالے نے کچھ اثر بھی دکھایا اُنہیں تو کب — یاد آیا یاں کے آنے کا وعدہ اُنہیں تو کب
جب رات کو وہ پاؤں میں مہندی لگا چکے

اب اس جہان سے اپنا بھی دل تنگ آ گیا — کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا
قصہ تمام عمر کا اے دلربا چکے

تھے پاکباز پاک محبت میں جانذی — حاجت نہیں ہے تیرے شہیدوں کو غسل کی
قاتل وہ تیرے ہاتھوں سے خون میں نہا چکے

برباد خود ہی ہو گئے ہم مارے کیا کہیں — اک خاک کے ہیں ڈھیر تو کیا اس خراب میں
پہلے تو ہم بھی خاک بہت سی اُڑا چکے

ظاہر ہے تجھ پہ ہو چکا اعلان چار سو — کیا مجھ سے قیمت دل و جان پوچھتا ہے تو
دونوں ہیں اک نگاہ پہ اے دلربا چکے

اکبر بھی ہمرکاب ہے رکھتا ہے مے سے شوق — ہشیار رو آج بادہ چلو میکدے کو ذوق
چھوڑو کہیں وظیفہ بہت بڑبڑا چکے

سلام

حقیقت کچھ نہین مہ کی رخ شبیر کے آگے
سہا کی روشنی کیا مہر کی تنویر کے آگے

کسی شی سے نہین رکتی اجل کی تیغ کی ضربت
ہے فولادی سپر بھی موم اس شمشیر کے آگے

یہہ فرماتے تھے شہ رو رو کے کیونکر سرنگون ہون میں
جوان فرزند ہے ہے مر گیا مجھ پیر کے آگے

پھوپھی سے مانگتے ہیں اذن میدان کا علی اکبر
کھڑے ہین سر جھکائے زینب دلگیر کے آگے

دکھا دی شان تسلیم و رضا اوس قوم سرکش کو
بڑھایا صبر سے عابد نے پا زنجیر کے آگے

مجھے امید ہے اکبر وہ حق سے بخشوا دینگے
قیامت مین اگر جاونگا مین شبیر کے آگے

سلام

اے ہجر کی ویران ہوا بس اب وطن اپنا
جاتا ہے پئے قتل امام زمن اپنا

فرماتے تھے ہمشیر سے حضرت یہی رو کر
ہاتھوں سے لٹایا نہین جاتا چمن اپنا

شہ دیکھکے اصغر کیطرف یاس سے بولے
یہہ گرم ہوا اور یہہ نازک بدن اپنا

جب تیر ستم حلق پہ اصغر کے لگا ہائے
منہ کھول کے لب رہ گیا وہ گلبدن اپنا

اکبر یہی فرماتے تھے اوس فوج شقی سے
جو خلق مین ہے راست وہی ہے چلن اپنا

کس طرح سے اب جنگ مین کوشش نکرین ہم
مشہور ازل سے ہے لقب تیغ زن اپنا

دیتے ہین جو داد انکی ہے یہہ بندہ نوازی
کب قابل تعریف ہے اکبر سخن اپنا

سلام

کیمیا میری یہی نسخہ بھی اکسیر کا
کیون نہ مین ماتم کرون یہہ حضرت شبیر کا

دیکھکے روتے علی اکبر کو یہہ کہتی تھی خلق
ہے یہہ اک نقشہ رسول پاک کی تصویر کا

کر دیئے بھائی کی الفت مین پسر دونون فدا — صبر کس درجہ بڑہا ہے شاہ کی ہمشیر کا
خط مین لکہتی تھی یہی صغرا کہ جلد آؤ پدر — ہو گیا دو نام مرض فرقت مین مجہ دلگیر کا
مرضی حق تھی یونہین ورنہ عدو کی کیا مجال — قتل کچھ آسان نہین تھا حضرتِ شبیر کا
کہتے تھے حضرت یہی اکبر کا لاشہ دیکھکر — سچ ہے مٹتا نہین لکہا ہوا تقدیر کا
کوئی اوس قوم جفا پیشہ سے یہ پوچھے ذرا — کس خطا پر خون بہایا اصغرِ بے شیر کا
منہ سے میرے ہر گھڑی اکبر نکلتا ہے یہی — یا علی لیجیے خبر مداح ہون شبیر کا

سلام

بیان وصف شاہ زمان ہو گیا — سلامی نہان سب عیان ہو گیا
یہ کہتے تھے شہ رہگیا ایک مین — روان میر اسب کاروان ہو گیا
خیال آیا جب شاہ کی پیاس کا — تو آنکھون سے دریا روان ہو گیا
ق
جو چمکی صفِ جنگ مین تیغ شاہ — تو بجلی کا سبکو گمان ہو گیا
جسے کچھ چمک اسکی آئی نظر — وہ ظالم یونہین نیمجان ہو گیا
کرون سرعتِ اسپ شہ کیا رقم — کہان منہ سے نکلی بہ فغان ہو گیا
پہلا پہولا گلزار شہ کا جو تھا — وہ تاراج بادِ خزان ہو گیا
زمانے کی ہے چال سرعت کے ساتھ — ابھی یہ کہان سے کہان ہو گیا
نہین مجکو تابِ جدائی حضور — کہ فرقت مین مین نیمجان ہو گیا
بیان ہو سکے ہمسے کیا وصف شاہ — فقط طبع کا امتحان ہو گیا

بیان کرنا اکبر شہادت کا حال | یہ رازِ نہاں خود عیاں ہوگیا

سلام

دکھلا ئینگے جو یاد ہین حضرت کو ہنر آج | کیا تاب کوئی انکے مقابل ہو بشر آج
عباس کے لاشے پہ یہ فرماتے تھے شبیرؑ | اے بھائی بس اب ٹوٹ گئی میری کمر آج
ق
اکبر کو جو دیکھا تو پکارے شہ والا | اس جرأت وہمت کے ہو قربان پدر آج
کوثر پہ تمہارا ہی عمل ہوئیگا بیٹا | بیچین نہو ناکرے یہ پیاس اگر آج
اکبر کا اشارہ یہ سوئے شمر لعین تھا | بھیج اور کسی یل کو تو اے بانئ شر آج
فرماتے تھے شہ دیکھکے افلاک کی جانب | گھر بھر کو مرے کھا گئی یہ کسکی نظر آج
بیٹیا ہون علیؑ کا تو نواسہ ہون نبیؐ کا | بتلا تو مرے ساتھ ہے کیا مدِّ نظر آج
حضرت نے کہا جا کے یہ اوس فوج لعین سے | آجا ورہ راست پہ اے بانئ شر آج
جز آپکے کس سے کہے یہ حالِ دل اکبر | امداد کو پہونچو مری حیدر کے پسر آج

در مدح اعلیٰ حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی

ترے بدخواہ جلتے ہین اٹھا ئینگے پشیمانی | کہ ہین سرپر ترے سایہ فگن محبوب سبحانی
جلالی اور جمالی کیون نہون دونون صفت تجھمین | غضب ہے تیرا قہاری عنایت تیری رحمانی
اگر اکدم کو بھی تیرا کرم ہو حال پر میرے | ابھی ہوجائے مجھسے دور سب میری پریشانی
نہ دارا کو ملا ایسا نہ جم کو اور نہ خسرو کو | عطا حق نے کیا ہے تجکو وہ فرزند لاثانی
ترا اقبال بھی شاہا عجب اک شان رکھتا ہے | کرے جم جام کی خدمت ملے دارا کو دربانی

عدو گر لاکھ بھی ہون کچھ نہین ہے اسکا غم تجکو ۔ مدد کرتے ہین تیری ہر گھڑی محبوب سبحانی
نہ ہے اکسیر کی خواہش نہ تجکو سنگ پارس کی ۔ تمنا ہے یہی ملجائے تیرے در کی دربانی
اگر کچھ کام پڑجائے تجھے اے شاہ اعدا سے ۔ تو جان دینکو حاضر ہے یہہ تیری فوج افغانی
دعا اکبر بھی دل سے یہہ صبح و شام کرتا ہے ۔ مثال خضر ہو شاہ دکن کی عمر طولانی

در مدح عالیجناب نواب حسام الملک خانخانان بہادر دام اقبالہٗ

کیون باغ زلیخا کو ملی تازہ جوانی ۔ کیا باغ جہان مین ہے کوئی یوسف ثانی
کیون باد صبا چال پہ اترائی ہوئی ہے ۔ تھم تھم کے برستا ہے کس انداز سے پانی
نکھرا ہے عروسِ گلِ رعنا کا وہ جوبن ۔ حسرت سے بھر آیا دہنِ تاک مین پانی
کس واسطے یہہ چھوتے ہین سر و لب جو ۔ کیا مدح کیسکی سنی سوسن کی زبانی
غنچون کا چٹکنا ہے کہ ہے نغمہ سرائی ۔ توصیف ہے بلبل کی ابھی یہہ شیوا بیانی
جو مین نے سنی کان لگا کر یہہ صدائین ۔ کچھ بلبل بیدل سے تو کچھ گل کی زبانی
دل مین مرے آیا کہ لکھون مین بھی قصیدہ ۔ تعریف جو اتنی سنی غنچون کی زبانی
تو خان خانان سرور ذیجاہ و حشم ہے ۔ بس مدح سے تیری ہے مجھے آبرو پانی
جو بات کہ مشکل سے بھی آئے نہ سمجھ مین ۔ سو بار سنا کرتے ہین ہم تیری زبانی
دیکھی جو سخاوت تری ہم بھول گئے سب ۔ آتی بھی زبان پر نہین حاتم کی کہانی
کرتا ہون عقیدت سے تری مدح سرائی ۔ کس طرح طبیعت مین نہو میری روانی
قوت مین دلیری مین نہین تیرے برابر ۔ ہے گرد ترے سامنے رستم کی کہانی

گل کھلرہے ہیں صفحۂ قرطاس پہ کیا کیا — آئے نہ کیوں یہ مرا گلزار معانی
اوصاف حمیدہ ہیں ترے حد سے زیادہ — کس طرح ادا ہونگے بھلا میری زبانی
اللہ رے اوصاف ترا صاحب الطاف — یہ بات کسی میں بھی تو ممکن نہیں آنی
اک شان سے دربار میں خدام ہیں حاضر — ہے تو بھی خوش اقبال یہ محفل بھی سہانی
باتوں سے تری دل نہ ہوا اسیر کسیکا — رکھتا ہے عجب طرح کی تو سحر بیانی
پشتوں سے تجھے بخشی ہے خالق نے امارت — ظاہر ہے ترے رخ سے امارت کی نشانی
اچھی ہیں اکبر یہ دریدہ دہنی بس — سرکار کی تعریف ہو اور تیری زبانی
دیتے ہیں دعا سب یہ نمکخوار ہیں جتنے — اللہ سلامت رکھے یہ باغ جوانی
ہر حال میں حامی رہیں اب پنجتن پاک — مقبول ہو خالق یہ دعا سبکی زبانی

قطعات تاریخ طبع دیوان

نتیجہ فکر عالی ابو المعانی جناب مولوی سید منتخب الدین صاحب تجلی

دیوان وہ چھپگیا ہے مرغوب — جس کا ہے ہر ایک لفظ نشتر
تاریخ تو اوسکی اے تجلی — لکھ۔ بدر جہان ریاض اکبر

نتیجہ فکر نفیس جناب خواجہ محمد درویش صاحب درویش حیدرآبادی تلمیذ حضرت میکش تھانوی

مطبوع طبع کیون ہوا اکبر کا یہ کلام
دل کہتا ہے اسے سخن لاجواب لکھ

نکلا ہے سال فصلی بھی کیا اسکا بے نظیر
درویش تجھسے پوچھین تو باغ شباب لکھ

۱۳۱۰ف

نتیجہ طبع بے نظیر جناب سید محمد علاء الدین صاحب ضمیر حیدرآبادی تلمیذ حضرت مبکش تھانوی

طبع اکبر کا ہوا ہے اب کلام
خوب ہی بہتر ہے وہ بے قیل وقال

از سر انصاف کہدے تو ضمیر
سال اب اسکا۔ عروس خوش جمال

نتیجہ طبع شاعر نامی ابوالرضا جناب مولوی سید رضی الدین حسن صاحب کیفی تلمیذ حضرت مبکش تھانوی

درین زمان طبع شدچہ دیوان پُر از مضامین و لفظ و معنی
خرد سواد و بیاض آن را مثال چشم عقیل گفتہ
بسیر آن باغ بے خزانی بدید گلہائے جاودانی
ضمیر کیفی ز شادمانی۔ ریاض اکبر جمیل گفتہ

۱۳

نتیجہ طبع مست الست جناب خواجہ نوازش علیصاحب مست طالب علم مدرسۂ آصفیہ تلمیذ حضرت مبکش تھانوی

واہ کیا شعر ہین کیا مضمون ہین
کیون نہ دیوان ہو یہ سب بہتر

طبع کی مست نے لکھی تاریخ
ہدیۂ ہند ریاض اکبر

۱۳

نتیجہ طبع شاعر نازک خیال سرآمد سخنوران باکمال عالیجناب

میکش صاحب تھانوی اُستاد مصنف دیوان ہذا

ہے مصنف بھی نیا مضمون نئے دیوان نیا
اسکو تو باوہ اگر کہدوں بجا ہو یہ بیان

سال فصلی اس بہار بیخزان کے طبع کا
کہدے اے میکش ریاض اکبر جادو زبان
۱۳ ف ۸

صحت نامہ ریاض اکبر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	ہمدان	ہمہ دان	۲۵	۵	حجا	جما
۲	۳	آئیگا	آئیگی	۲۶	۶	ہمشبہ	ہمشبیہ
۳	۱	اب ل	ابے ل	۲۸	۱۲	بگرتے	بکھرتے
۶	۱۴	ارز	نور	۹	۱۶	پس مُردن	پس پردہ
ایضاً	۱۷	گیا	کیا	۳۰	۱۴	چھپاہے	جھپتا ہے
۱۲	۱	پردہ	پردا	۳۲	۲	حیر	خیر
۱۵	۱۲	حداد	حدّاد	۳۴	۶	دحق	وہ حق
۲۰	۱۱	یرے	تیرے	۳۵	۴	ہے	ہے یہ
ایضاً	۱۲	رنقار	رفتار	۳۸	۱	آئے	خوش آئے
۲۲	۹	عوار	جماہر				

تمت